بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل بیدِ اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا
روزنامہ
الفضل
یوم شنبہ
قادیان
رجسٹرڈ ایل ۲۲۵۷
ٹیلیفون نمبر ۳۲
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱½ روپیہ
جلد ۳۵ | ۱۲ ماہ وفا ہش ۱۳۲۶ | ۲۲ شعبان ۱۳۶۶ھ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق پونے چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے بدستور علیل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

گاندھی جی کا تازہ بیان

جہاں کہیں بھی ہوں گاندھی جی ہر شام کو اپنی ایجاد کردہ پرارتھنا کے بعد ملکی حالات پر کچھ نہ کچھ ضرور نصیحت کرتے ہیں۔ آپ کی تقریر کا خاصہ ہے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ کانگرس کے فائدہ اور مسلم لیگ کے نقصان کے لئے ہوتا ہے۔ آپ کے مونہہ سے آج تک ایک بھی ایسا کلمہ نہیں نکلا۔ جو خواہ بظاہر کتنا ہی مسلم لیگ کی خیر خواہی جتلانے کے لئے نظر آئے۔ جو کانگرس کے مفاد پر منتج نہ ہوتا ہو۔

سب سے عجیب بات یہ ہے۔ کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں۔ اس کی ذمہ داری نہ تو کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ اور نہ آپ کی اپنی ذات پر۔ آج تک یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ آپ کانگرس کی طرف سے بات کر رہے ہیں۔ یا کسی اور جماعت کی طرف سے یا اپنی ذات کی طرف سے اگرچہ آپ کی ہر بات کا اگر تجزیہ کیا جائے۔ تو جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ ہمیشہ وہ بات کانگرس کے فائدے اور مسلم لیگ کے نقصان پر محمول ہوتی ہے۔ لیکن جب آپ سے پوچھا جائے۔ تو آپ عموماً یہ کہہ کر چھٹکارا کرا لیا کرتے ہیں۔ کہ میں تو صرف گاندھی ہوں اکیلا گاندھی میری تو صرف ایک رائے ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کانگرس کی کوئی بات نہیں ہوتی جس میں آپ کا دخل نہ ہو۔ یا جس میں کانگرس آپ سے مشورہ نہ لیتی ہو۔ بلکہ کانگرس میں گاندھی جی کی وہی حیثیت ہے۔ جو روس میں سٹالین کی۔

جہاں تک گاندھی جی کی روحانیت کا تعلق ہے۔ اس کا فائدہ یا تو خاص ان کی ذات کو ہوگا۔ اور یا پھر ان لوگوں کو جو آپ کی پوجا کرنا چاہتے ہیں۔ باقی ہندوستانیوں سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔ اس لئے جب آپ سیاسی امور پر گفتگو کرتے ہیں۔ تو اس کے لئے آپ کو ضروری ہے۔ کہ آپ اپنی پوزیشن واضح کریں۔ کہ وہ اپنی ذات کی طرف سے مطلع فرما رہے ہیں یا کانگرس یا کسی اور جماعت کی طرف سے۔

پچھلے دنوں دہلی میں آپ نے کانگرس کی طرف سے مسلم لیگ کے ساتھ سمجھوتہ کیا۔ اور معاہدہ پر دستخط بھی کر دیئے۔ لیکن بعد میں جب کانگرسی لیڈروں نے دبایا۔ تو آپ نے جھٹ یہ کہہ کر اس معاہدہ کو توڑ دیا۔ کہ آپ کے ہوش و حواس درست نہیں رہے۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس اعتراف کے باوجود کوئی دن نہیں گزرتا کہ آپ سیاسی معاملات پر اپنی رائے کا اظہار نہیں فرماتے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ اس کو زیادہ وقیع بنانے کے لئے آپ نے پرارتھنا کے بعد کا وقت مقرر کر رکھا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ آپ اپنی عمر کے تقاضا اور اپنے روحانی دعوے کے پیش نظر ایسے مقدس اوقات میں کوئی ایسی منصفانہ اور عادلانہ گفتگو فرمایا کرتے۔ کہ جس سے تمام لوگوں کو یکساں فائدہ ہوتا۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کی زیادہ تر ایسے وقت کی تقریریں ایسی ہیں۔ جن سے ہندوستان کی مختلف اقوام کے معاملات بجائے سلجھنے کے اور بھی الجھتے چلے گئے ہیں۔ ہم اس کی سینکڑوں مثالیں پیش کر سکتے ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی موجودہ مشکلات کی وجہ زیادہ تر یہی مقدس تقریریں ہوئی ہیں

ہم یہاں آپ کی ایجاد کردہ طرز تقریر کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا۔ کہ آپ نے اس خاص فن میں کہاں تک کمال پیدا کیا ہے۔ آپ نے نئی دہلی میں اپنی پرارتھنائی تقریر میں تقسیم افواج پر ۷ جولائی کی شام کو یوں لب کشائی کی ہے۔ "کیا کروڑوں ہندو اور ان کے ساتھ آزادی کی جنگ میں حصہ لینے والے اب بھی خطرے کا صحیح احساس کرتے ہوئے یہ حلف اٹھائیں گے۔ کہ وہ کوئی فوج نہیں رکھنا چاہتے۔ یا کم از کم اس فوج کو یونین میں رہنے والے مسلمانوں یا پاکستان کے خلاف استعمال نہیں کریں گے"۔

(پرتاپ ۸ جولائی ۱۹۴۷ء)

بظاہر ان الفاظ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ کو یونین کے مسلمانوں اور پاکستان کی بڑی فکر ہے۔ اور آپ کروڑوں ہندو اور ان کے ساتھ آزادی کی جنگ میں حصہ لینے والوں کو نصیحت فرما رہے ہیں کہ دیکھو اول تو تم کوئی فوج ہی نہ رکھو۔ اور اگر رکھو تو ان کو مسلمانوں کے خلاف استعمال نہ کرنا۔ جو لوگ آپ کی طرز گفتگو سے واقف نہیں۔ وہ ضرور یہی دھوکا کھا جائیں گے۔ لیکن جو لوگ آپ کو خوب سمجھتے ہیں۔ وہ ان الفاظ سے بالکل متضاد معنی اخذ کریں گے۔ دراصل یہ ہندوستانی یونین کے رہنے والے مسلمانوں اور پاکستان کو ایک صریح دھمکی ہے کہ ہندوؤں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ان میں فوجی خدمات کے قابل جوان بھی بہت زیادہ ہوں گے۔ اور اگر وہ چاہیں گے تو مسلمانوں کو ہر جگہ کچل کر رکھ دیں گے۔ اور مسلمان ہندوستانی یونین میں اور نہ پاکستان میں اپنی یورش سے محفوظ ہوں گے۔ ہم نے یہ بات کھینچ تان کر اپنی طرف سے پیدا نہیں کی۔ بلکہ جو کوئی بھی آپکی اس تقریر کو تمام کی تمام غور سے پڑھے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

اس پر صاف کھل جائے گا کہ اس سے آپ کی غرض کیا ہے۔ چنانچہ اس تقریر میں آگے چل کر آپ فرماتے ہیں۔

"ایک راستہ یہ ہے کہ کانگرس اور لیگ وائسرائے کی مداخلت کے بغیر باہمی فیصلہ کریں۔ اس ضمن میں لیگ کو پہل کرنی چاہیئے۔ میں پاکستان کو توڑنا نہیں چاہتا۔ وغیرہ وغیرہ"

پرتاپ ۴ جولائی ۱۹۴۷ء

اب تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ پہلے فقرہ کا مطلب یہ تھا کہ تقسیم افواج کی صورت میں نقصان مسلمانوں کو زیادہ ہوگا۔ کیونکہ ہندوستانی یونین زیادہ فوج بنالیگی جو ایک طرف ہندوستانی یونین میں رہنے والے مسلمانوں کو تباہ کر دیگی اور دوسری طرف پاکستان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دے گی۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ مسلم لیگ کانگرس کے آگے گھٹنے ٹیک دے اور منت سماجت سے اور گڑ گڑا کر اسکے حضور عرض کرے کہ برطانیہ نے تو ہمکو تقسیم کر کے کمزور کر دیا ہے آؤ ہم باہم صلح کر کے ایک ہو جائیں۔ ایسی صورت میں کانگرس جو شرائط چاہے گی لیگ سے منوا سکیگی کیونکہ ان کے خیال میں تقسیم افواج کی وجہ سے کانگرس کو تو فائدہ ہی فائدہ ہے اور نقصان ہے تو مسلمانوں کو خواہ وہ ہندوستان کے رہنے والے ہوں یا پاکستان کے۔

آپ اس تقریر سے مسلمانوں کو اسی ایک نقطہ مرکزی کی طرف رہنمائی کر رہے ہیں جو سیاسی زندگی کے شروع ہی سے آپ کے مد نظر رہا ہے کہ تمام ہندوستان ہندوؤں کا ہے اور مسلمان اور اچھوت اور دیگر اقوام خواہ مخواہ ان سے حصہ بٹانا چاہتے ہیں دیگر اقوام خاص کر مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہندوستان میں اگر رہنا چاہیں تو ہندوؤں سے دب کر رہیں

چونکہ آپ کی خواہش کے خلاف پاکستان بن گیا ہے۔ اب آپ ہر طریقے سے اس کو اتنا کمزور کر دینا چاہتے ہیں کہ ہندو جب چاہیں اس کو ہڑپ کر سکیں۔ لیکن شاید آپ کو ہندوستانی یونین کی طاقت پر اتنا بھروسہ نہیں اس لئے آپ صرف اس کو طاقت کی دھمکی دے کر چاہتے ہیں کہ بغیر کشمکش کے پاکستان ہندوستانی یونین کا باجگذار بن جائے۔ اور وہ ہندوستان میں دولت فائقہ تسلیم کر لی جائے۔ یہ ان کی خوش فہمی ہی سہی۔ مگر ان کی خواہش یہی ہے۔ کیونکہ یہی گاندھی جی جو آج مسلم لیگ کو مشورہ دیتے ہیں کہ صلح کیلئے پہلے ہاتھ بڑھائے طاقت کے زور پر پاکستان قائم کرنے کی حمایت کر رہے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس علم و عرفان

اعلیٰ قوم کی علامتیں

(مرتبہ: چوہدری منیر احمد ونیس)

قادیان ۹ ماہ وفا آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ تربیت کے لحاظ سے دنیا میں کسی قوم کا سو فیصدی نتیجہ نہیں نکلتا وہ کہ وہ چیزیں جنہیں خود اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔ سو فیصدی پروان نہیں چڑھتیں چہ جائیکہ انسان کی کوششیں سو فیصدی بار آور ہوں۔ ہم ہر روز اپنے گھروں میں مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ وہ چیزیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے ان میں سے اکثر ہمیشہ ضائع ہو جاتی ہے ہمارے گھروں میں جو بچے پیدا ہوتے ہیں ان میں سے بمشکل نصف کے قریب سن بلوغت کو پہنچتے ہیں۔ یہی حال جانوروں اور چوپاؤں کا ہے کہ ان کا ایک کثیر حصہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سے یہ سبق دیا ہے۔ کہ ہمیں اپنی کوششوں کے سو فیصدی نتائج نہ نکلنے پر مایوس ہو کر محنت اور کوشش کو ترک نہیں کرنا چاہیئے۔ انسانی کوششوں کے ضمن میں ہم اگر تعلیم ہی کو لے لیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ سارے طالب علم ہی امتحان میں پاس نہیں ہوا کرتے گو بعض ہشیار اور چالاک اساتذہ سو فیصدی نتائج مرتب کرنے کے لئے اچھے لڑکوں کو منتخب کر کے امتحان میں بھیجتے ہیں۔ مگر یہ صورت مذہبی امور میں نہیں ہو سکتی مذہبی جماعت میں جہاں لائق طلبا رہیں گے۔ وہاں نالائق بھی ہوں گے۔ اور ان کو خارج نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ کمزور لوگوں کو بھی ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے۔ اس لئے مذہبی جماعت میں جہاں اچھے لوگ ہوتے ہیں۔ وہاں برے بھی ہوتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس صورت میں یہ پتہ کس طرح لگے کہ یہ قوم اچھی ہے یا بری تو اس کی دو علامتیں ہیں اول یہ کہ جہاں قوم میں کند ذہن اور ناکارہ لوگ ہوں۔ تو وہاں اعلیٰ دماغ اور اعلیٰ قابلیت رکھنے والے لوگ بھی ہونے چاہئیں۔ جو اپنی قابلیت کیوجہ سے کمزور عنصر کے عیوب کو چھپا لیں۔ دوسری علامت یہ ہے کہ قوم میں جو ادنیٰ باتیں پائی جاتی ہوں۔ ان سے اکثریت نفرت رکھنے والی ہو۔ ادنیٰ تو ہر قوم میں ہی ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں بھی کمزور اور بد اخلاق پائے جاتے تھے۔ ان میں جھوٹ بولنے والے بھی تھے مگر قوم کی اکثریت ان چیزوں کو نگاہ نفرت سے دیکھتی تھی لیکن اس کے برعکس ابوجہل کی جماعت میں بھی ایسے لوگ تھے۔ مگر وہاں انہیں عزت و توقیر کا موقعہ حاصل تھا اور ان کی جھوٹی لاف زنی کو سراہا جاتا تھا

پس اعلیٰ قوم کے پرکھنے کے دو معیار ہیں۔ پہلا تو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اگر چاہے۔ تو جماعت میں اعلیٰ دماغ پیدا کر دے۔ لیکن دوسرا دکھیئے تم آپ لوگوں کے قبضہ میں ہے۔ کہ اگر آپ بری باتوں سے نفرت کریں گے اور انہیں ابتدا ہی میں کچل دیں گے۔ تو دنیا میں ممتاز درجہ حاصل کر لیں گے اور ہر شخص دیکھ کر پکار اٹھے گا۔ کہ یہ خدا کی جماعت ہے۔ لیکن اگر تمہیں ایسی باتوں سے نفرت نہ ہوگی۔ تو تم کبھی معزز قوم نہ بن سکو گے۔

درخواست دُعا

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی طبیعت قریباً ویسی ہی ہے۔ پچھلے جمعہ جو بیہوشی تھی وہ ہفتے کے روز دور ہو گئی تھی۔ اور طبیعت میں خفیف سا افاقہ ہو گیا تھا۔ مگر کل سے طبیعت پھر زیادہ خراب ہے۔ آج صبح سے کچھ بیہوشی سی ہے۔ آج تیز بخار بھی ہو گیا ہے بخار ۱۰۵ کے قریب ہے۔ اصل بیماری جو اضطراب کی ہے اس میں کوئی افاقہ نہیں نیند بالکل نہیں آتی صرف ٹیکے سے کچھ سو جاتے ہیں۔ امید ہے احباب حضرت میر صاحب محترم کے لئے خاص دعا جاری رکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین

سید داؤد احمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں بعض روایات

لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس کے متعلق روایات کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس سلسلہ کی تیسری قسط آج شائع کی جا رہی ہے۔ (ادارہ)

(۱)

مبارک علی شاہ صاحب محلہ دارالفضل قادیان فرماتے ہیں۔

لاہور کی آئندہ حالت کے متعلق اگرچہ مجھے بذات خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے کچھ سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ تاہم حضرت ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب گوڑیانوی کی زبانی جو الفاظ میں نے سنے ہیں وہ الفاظ یا ان کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ راستہ چلنے والے راہگیر کہیں گے کہ یہاں ایک بڑا شہر لاہور آباد تھا۔

(۲)

حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد دارالفضل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ

لاہور کے پاس سے لوگ گزرینگے اور کہیں گے یہاں لاہور آباد ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک دوسرے موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

لاہور کے پاس سے لوگ گزرینگے اور کہیں گے کہ یہاں کوئی شہر آباد ہوتا تھا۔ حافظ صاحب نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ یہ ۱۹۰۴ء کا واقعہ ہے اور مسجد مبارک میں حضور نے یہ بات بیان فرمائی تھی۔ اور سننے والوں میں میں بھی شامل تھا۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل۔ قادیان

(۳)

عبدالحمید صاحب احمدی مورو سندھ ضلع نواب شاہ تحریر فرماتے ہیں۔

۳۰ جون ۱۹۴۷ء کے الفضل میں جو پیشگوئی لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب نے مزید روایات کے لئے بھی دوستوں کو توجہ دلائی ہے۔ سو گزارش ہے۔ کہ قریباً ۱۲ سال کا عرصہ ہوا۔ کہ ایام جلسہ سالانہ قادیان میں کارروائی جلسہ شروع ہونے سے پہلے ہم اپنے کمرے میں بیٹھے کانگڑہ و کوئٹہ وغیرہ کے زلزلوں کی ہیبت ناک تباہی کا ذکر کر رہے تھے۔ کہ میاں امام الدین صاحب کپورتھلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں اور بفضل خدا زندہ ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور کوئٹہ سے بھی بڑھ کر تباہ ہونے والا ہے۔ کیونکہ لاہور کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ لوگ حیران ہو کر کہا کریں گے۔ کہ یہاں کبھی لاہور ہوتا تھا۔ یعنی لاہور اس طرح تباہ ہوگا۔ کہ لاہور کی جائے وقوع دیکھ کر لوگ حیرت سے کہا کرینگے کہ یہاں کبھی لاہور ہوتا تھا۔ میاں امام الدین صاحب ابھی زندہ ہیں امید ہے کہ وہ بھی بذات خود اپنی روایت الفضل کو ارسال فرمائینگے۔

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور جو بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روایات کی بناء پر مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل کی طرف سے اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق خاکسار بھی اپنی طرف سے ایک سچی روایت پیش کرتا ہے ۱۹۱۸ء یا ۱۹۱۹ء کا واقعہ ہے کہ میرے والد بزرگوار میاں محمود صاحب نے ایک مخالف کے سامنے اس پیشگوئی کا ذکر فرمایا کہ لاہور بھی خدا تعالےٰ کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ کیونکہ اس پر بھی خدا تعالےٰ کا بہت بڑا عذاب آنے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہونے والی ہے۔ میں نے والد صاحب بزرگوار سے دریافت کیا۔ کہ آپ کو اس کے متعلق کس طرح علم ہے۔ کہ لاہور پر خدا تعالےٰ کا عذاب آنے والا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک وقت آنے والا ہے۔ کہ لاہور کے متعلق لوگ کہا کریں گے۔ کہ یہاں کبھی شہر لاہور ہوتا تھا۔ علاوہ ازیں میں نے جماعت کے کئی بزرگوں سے سنا ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ لاہور کی تباہی ایسی خطرناک اور عبرتناک ہوگی کہ لوگ کہا کریں گے کہ یہاں کبھی شہر لاہور بستا تھا۔ مرزا عبدالعزیز گلیانہ ضلع گجرات

(۵)

عبدالواحد خان صاحب میرٹھ شہر لکھتے ہیں۔

سنہ ۲۱-۱۹۲۲ء میں میرا ٹھیکہ لاہور چھاؤنی میں تھا۔ لیکن میرا زیادہ تر وقت شیخ عبدالحمید صاحب ریلوے آڈیٹر لاہور کے ہاں گزرتا تھا۔ ایک مرتبہ میں اور شیخ صاحب شاہدرہ جہانگیر کا مقبرہ دیکھنے گئے۔ غالباً برسات کا موسم تھا۔ واپسی پر دریائے راوی میں پانی کچھ زیادہ آ گیا۔ جب ہم پل پر سے گزر رہے تھے۔ میں نے شیخ صاحب سے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ ایک وقت آئے گا۔ کہ لوگ کہیں گے۔ کہ لاہور بھی کوئی شہر ہوتا تھا۔ الہام تو سچا ہو کر رہے گا۔ لیکن بظاہر اسباب ایسے ہیں۔ کہ نہ معلوم کب پورا ہو۔ گو جلد پورا ہونے میں بھی دیر نہیں لگتی۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو راوی کا موڑ شہر کی طرف پھیر دے۔ اور ایک ہی دن میں صفایا ہو جائے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت غالباً ۱۸۹۶ء میں کی ہے۔ اور یہ الہام ۱۹۲۱ء سے ۲۲ء سے بہت پہلے سلسلہ کے احباب سے سنتا رہا ہوں۔ اور جو الفاظ حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے بالکل وہی الفاظ یہاں میرٹھ میں پچھلے ہفتہ ایک شخص جو لاہور سے آیا۔ اس نے کہے۔ کہ "اب لاہور کیا۔ لاہور کبھی کوئی شہر ہوتا تھا"

(۶)

مولوی سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ کراچی لکھتے ہیں۔

مولوی عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان نے ۱۹۲۳ء میں ایک پنجابی منظوم رسالہ بنام "جام صحت روحانی المعروف لکھیاں کون مٹائے" شائع کیا تھا۔ اس رسالہ کے مصنف میاں جلال الدین صاحب ساکن عزیز پورہ ضلع سیالکوٹ ہیں۔ انہوں نے اس رسالہ کے صک پر لاہور کی تباہی اور قادیان کی ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کو بھی منظوم کیا ہوا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

"ایس طرح حضرت فرمائے
لاہور کسے دن اجڑ جائے
قادیاں نوں رب مصر بنائے
ودتن بیاس دا اے
لکھیاں کون مٹائے"

ولادت

مولوی بشیر الدین صاحب واقف زندگی ابن حافظ عبید اللہ صاحب (شہید ماریشس) کے ہاں تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے انعامی حلف سے انکار کی کہانی

مولوی سراج الدین صاحب گجراتی کی زبانی

(از جناب سراج الدین صاحب مرادوال)

مولوی سراج الدین صاحب ساکن مرادوال تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کے قلم سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے حلف موکد بعذاب سے فرار کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مولوی سراج الدین صاحب بغرض تحقیق حق کے لئے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری - مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر لاہور کے پاس اپنا وقت اور روپیہ صرف کر کے پہنچے۔ اور اسی سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور قادیان بھی حاضر ہوئے۔ اور ایک لمبی اور براہ راست غیر جانبدارانہ تحقیقات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قبول حق کی توفیق عطا فرمائی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسی دوران میں انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کے انعامی چیلنج متعلقہ حلف موکد بعذاب کے قبول کرنے پر آمادہ کرنا چاہا۔ ابتداء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اظہار آمادگی کیا۔ مگر پیغام الفضل میں مطبوعہ ایک مختصر اشتہار کو ہی اصل مطالبہ و مسودہ حلف قرار دیتے ہوئے اسی مختصر اشتہار کے الفاظ میں حلف اٹھانے پر آمادہ ہوئے۔ اور اس طرح سے عیارانہ طور پر شکست و ہزیمت کے پیالہ کو ٹلانا چاہا۔ مگر آخر کار جب اس حیلہ کو کارگر ہوتے نہ دیکھا۔ اور اپنی رگ جان کو ملک الموت کے پنجہ میں ماخوذ محسوس کیا۔ تو حلف دینے سے صاف انکار کر گئے۔ اس سلسلہ میں یہ امر خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے۔ کہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے انعامی مطالبۂ حلف کے جواب میں بعد ازاں مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے بھی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی اتباع میں الفضل کے ایک مختصر اور مبہم اشتہار ہی کو اصل مطالبہ و مسودہ مباہلہ قرار دیتے ہوئے اپنے مریدین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ گویا ۱۹۴۵ء میں جو حیلہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے موت کے تلخ پیالہ سے بچنے کے لئے اختیار کیا۔ اس کے ایک سال بعد بعینہٖ وہی حیلہ امیر غیر مبایعین نے دسمبر ۱۹۴۶ء میں اختیار کیا۔ سچ ہے۔ تشابهت قلوبهم۔

خلاصۂ کلام یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا حلف موکد بعذاب اٹھانے سے انکار مولوی سراج الدین صاحب کے لئے بہت حد تک موجب ہدایت ہوا۔ ذیل میں مولوی سراج الدین صاحب کے مضمون کی قسط اول درج کی جاتی ہے۔ بقایا اقساط میں مودودی صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سے گفتگو کی تفصیل درج کی جائیگی۔

(ملک عبد الرحمٰن خادم پلیڈر گجرات)

مندرجہ ذیل مضمون میں جناب ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین آف سکندر آباد کے مشہور انعامی موکد بعذاب حلف کے متعلق میری وساطت سے از ۳ ستمبر ۱۹۴۵ء تا ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء جو گفتگو ہوئی۔ ضروری تفصیل کے ساتھ اپنے وعدہ کے مطابق درج کرتا ہوں۔ نیز ضمناً تلخ تجربات سے اسی وقت تک جہاں تک مجھے مشاہدہ عقل و خرد کی دوربین کاری نے پہنچایا۔ اسے سپرد قلم کرتا ہوں۔ اگرچہ وعدہ دینے والے اس وعدہ کی تکمیل کو پسند نہیں فرماتے مگر چونکہ چشم دید شہادت اور آپ بیتی کو چھپانا جس کے ساتھ عوام کا نفع نقصان وابستہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل مواخذہ ہے۔ اس لئے میں اس ذمہ واری سے عہدہ برآ ہونے کے لئے مفصل حالات آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔

تحقیق حق کے لئے تگ و دو

قریباً دس سال سے عملاً مسلمان ہوں۔ پیروں اور سجادہ نشینوں سے طبعاً وعقلاً متنفر۔ مگر جماعتی زندگی کا بے حد مشتاق بہت عرصہ اسی کوشش میں سرگرداں رہا۔ کہ تا طبیعت مطمئن ہو جائے۔ کہ جماعتی زندگی کوئی اتنی ضروری نہیں ہے۔ یا پھر کسی اسلامی صالح جماعت سے تعلق ہو جائے۔ جو جملہ جماعتی تقاضے پورے کر سکے۔ اس لئے کئی جماعتوں کا مطالعہ کیا۔ اور علمائے عظام سے اس جماعتی زندگی کے خیالِ جنون خیز سے نجات پانے کے لئے امداد بھی چاہی اور کئی حضرات نے کافی مدد بھی دی۔ مگر ناکام رہا۔ نہ تو جماعتی زندگی کا سودا سر سے نکلا۔ اور نہ کوئی جماعت ہی مجھے پابہ زنجیر کر سکی۔ ہاں جناب مودودی صاحب کے انکار نے کچھ کوشش کی۔ یا جماعت احمدیہ کے نظام نے۔ مجھ کو جماعت احمدیہ کے مطالعہ کا سرسری اور کچھ بے قاعدہ سا موقعہ ملا۔ مگر وہ بھی بدگمانیوں کے انبوہ کثیر میں نفس پلید گری کی معیت کے ساتھ۔ تاہم اس جماعت کی بعض خوبیاں دامنِ دل کو اپنی جانب کھینچنے میں کامیاب ہو گئیں۔ گویا اس وقت دنیا بھر میں میرے پیش نظر صرف دو ہی جماعتیں تھیں۔ جن کا ایک ہی ضلع میں مقام ہے

(۱) مودودی صاحب کی اسلامی جماعت واقعہ پٹھانکوٹ (۲) جماعت احمدیہ قادیان۔

پس جماعتی صلاحیتوں کی مالک ان دو اسلامی جماعتوں میں سے مجھے کسی ایک کا انتخاب کرنا تھا۔ جو بنیادی اختلافات کے باعث کفر و اسلام کا فرق رکھتی تھیں۔ چونکہ میں خوب سمجھتا تھا۔ کہ بلحاظ مشکلات (قربانی اور پابندی) اگر دونوں کو یکساں مان لیا جائے۔ تو بھی اول الذکر جماعت کا فرد بآرام رہتا ہے۔ کیونکہ اس کا مشکلات سے ہنس ہنس کر بغلگیر ہونا ہمدردوں اور قدر دانوں کا انبوہ کثیر مہیا کرتا ہے۔ مگر ثانی الذکر جماعت کے افراد کی مشکلات خواہ وہ کتنی ہی خلوص سے پر ہوں کو دیکھنے والے عوام اگر مہربانی بھی کریں گے۔ تو صرف یہی کہ اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں گے۔ اور طعنہ زنی اور دشنام دہی پر اکتفا کریں گے۔ اس لئے میں اس جماعت سے جی چراتا تھا۔ نیز سینکڑوں مربع میل کے ایسے علاقہ کے سنٹر میں رہائش پذیر ہوں۔ جو احمدیہ نقطۂ نظر سے وادیٔ غیر ذی زرع کے نام موسوم کیا جا سکتا ہے۔ یا یوں سمجھئے۔ کہ گویا سینکڑوں مربع میل چناب میں چھلانگ لگانا اور یہاں نیا احمدی ہونا یکساں تھا۔ جو ابراہیمی ایمان کے بغیر ممکن نہیں اس لئے نفسِ امارہ کا احمدیت سے بچنے کی کوشش کرنا ایک طبعی اور قدرتی امر تھا۔ اندریں حالات علماء کا بتایا ہوا احمدیت کا بھدا چہرہ تصور میں رکھ کر نفس نے یہ مشورہ دیا۔ کہ اس جماعت کی پرکھ کے لئے مزید مطالعہ کی چنداں ضرورت نہیں۔ جبکہ اسے کھوٹا کھرا بتانے کے لئے دو چشم دید زندہ گواہ موجود ہیں۔ (محمدی بیگم صاحبہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب) جسکی عقل نے بھی تائید کی۔ پس جب بھی حضرت میرزا صاحب کی سچائی کا خیال پیدا ہونے لگتا۔ مندرجہ بالا وسوسہ مطمئن کر دیتا۔ اور مودودیت کی طرف مائل ہوتا رہا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سے ملاقات

بالآخر جب اس جنونِ جماعت نے جوش مارا۔ تو ماہِ رمضان ہی میں یکم ستمبر ۱۹۴۵ء کو بسم اللہ کر کے گھر سے نکل اس جانب کا رستہ لیا۔ پھرتا پھراتا ۳ر ستمبر ۱۹۴۵ء کو جناب ابوالوفا مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں بمقام امرتسر حاضر ہوا۔ رسمی تعارف کے بعد آپ سے بندہ نے اپنے جماعتی جنون کا مداوا چاہا۔ مگر آپ کے پاس اس کا علاج نہ پا کر اصل مقصد کی طرف لوٹا۔ میں نے گذارش کی کہ حضور مجھے میرزا صاحب کی تکذیب سے مطمئن فرمائیں۔ کیونکہ آپ کو ان کے متعلق ذاتی معلومات ہیں۔ جو بالواسطہ معلومات سے زیادہ وقیع اور مستند ہو سکتی ہیں۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب نے مجھے زبانی مطمئن کرنے کی کوشش کے علاوہ حضرت میرزا صاحب کی وہ "بددعا" جو مولوی صاحب کے حق میں ہوئی تھی (جسے دعائے مباہلہ کہنا چاہیئے) پیش کی پڑھنے کے بعد میں نے کہا۔ کہ قادیانی اس کی تاویل کچھ اور کرتے ہوں گے یا تو دونوں فریق سچے ہوں۔ تو شاید کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچا جا سکے۔ علاوہ ازیں قادیانی کہا کرتے ہیں۔ کہ اگر مولوی صاحب سچے ہیں۔ تو اب وہ کیوں میدان میں نہیں اترتے۔ جبکہ ان کے لئے -/۲۱۰۰ اکیس ہزار روپیہ کا انعام عرصہ سے رکھا ہوا ہے۔ اور چیلنج پر چیلنج ہو رہا ہے۔

اگر سچے ہیں تو آئیں اور اس رقم خطیر کے مالک بنیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ قادیانی انگریزوں کی طرح بڑے پالیسی باز ہیں۔ میں کتنی دفعہ حلف اٹھا چکا ہوں۔ مگر وہ ماننے میں نہیں آتے۔ میں نے گزارش کی کہ مولوی صاحب یہ عجیب بات ہے کہ آپ کئی دفعہ قسم بھی اٹھا چکے ہیں تو وہ صرف (یعنی مشروط رقم ہی) آپ کے حوالے نہ کریں بلکہ آپ کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے حجت کے طور پر اشتہار پہ اشتہار دیتے رہیں۔ مگر آپ ان سے کچھ بھی انعام وغیرہ وصول نہ کر سکیں۔ آپ اب حلف اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں کیونکہ بار بار کی جھگڑے کی بات ایک دفعہ طے کرنے ہی کا جھگڑا ہے۔ میں دیکھونگا کہ وہ کس طرح سچے ہو جاتے ہیں۔ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کا منظر مجھے بھی دیکھنے کا موقعہ دیجئے۔ اگر مجھ سے اس کا کوئی علاج نہ ہو سکا۔ تو کم از کم میں تو چشم دید حالات کے مطابق مطمئن ہو جاؤں گا۔ اس پر مولوی صاحب نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ میری طرف سے ان کو کہہ دیں کہ ۱۱ جون ۱۹۳۷ء کے الفضل میں جو انعامی چیلنج شائع ہوا ہے۔ میں اس پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ یہ حلف دلی۔ لاہور یا امرتسر میں سے کسی ایک شہر میں اٹھانے کا انتظام کیا جائے۔ اور مقررہ انعامی رقم کسی معتمد امین کے پاس پہلے جمع کرا دی جائے جو اسی وقت یہ حق دار کو ادا کر دے۔

قادیان میں آمد

میں نے شکریہ کے ساتھ خدمات انجام دینے کو نیک کہا۔ اور بٹالہ وغیرہ سے ہوتا ہوا قادیان پہنچا۔ جہاں سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مسجد اقصیٰ میں قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ رہے تھے۔ مگر مجھے ان سے واسطہ؟ مجھے تو سیٹھ صاحب سے غرض تھی۔ ایک شخص نے مولوی ابوالعطاء صاحب سے میری ملاقات کرائی جو سیٹھ صاحب کے نمائندہ ہیں۔ مولوی صاحب کو جب میں نے اپنی آمد کی غرض سے مطلع کیا تو وہ بہت خوش ہوئے۔

اور فرمایا کہ مولوی صاحب تو بہت سے مولویانہ داؤ جانتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے قابو میں آجائیں تو آپ کو بھی دو ہزار روپیہ انعام ملے گا۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ قادیانی انگریزوں کی طرح بہت پالیسی باز ہیں۔ اور آپ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب مولویانہ داؤ پیچ رکھتے ہیں۔ میں اسی بات کو تو دیکھنا چاہتا ہوں کہ کون راستی پر ہے اور کون داؤ پر۔ مجھے دو ہزار سے اتنی دلچسپی نہیں جتنی صداقت کے پرکھنے میں۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ آپ ہمیں لکھ کر دیں کہ مولوی صاحب حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ ہم اپنے اخبار میں آپ کی یہ تحریر آپ کے حوالہ سے شائع کر دیں گے۔ ان کا جواب آنے پر عملی قدم اٹھایا جائے گا۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے۔ چنانچہ میں نے مولوی ابوالوفاء صاحب کے الفاظ تحریر کر دئیے۔ اور مولوی ابوالعطاء صاحب نے [illegible] کے الفضل میں شائع کر کے ایک پرچہ مولوی صاحب کی خدمت میں امرتسر بھیج دیا۔ انتظار کیا گیا مگر مولوی صاحب کا کوئی جواب نہ آیا۔

دوبارہ امرتسر میں

کافی انتظار کے بعد میں پٹھانکوٹ سے ہوتا ہوا پھر مولوی صاحب کی خدمت بمقام امرتسر [illegible] کو حاضر ہوا۔ اور ماضی کے عہد و پیمان کی یاد دہانی کرائی۔ اس پر ترش روئی سے فرمانے لگے۔ یہی تم خواہ مخواہ ایک فضول سی بات کے پیچھے پڑ گئے ہو۔ ایک ترکیب دیتے ہو گے۔ میں تو اس سے پہلے بارہا قسمیں کھا چکا ہوں۔ خود قادیان جا کر مرزا صاحب سے تین سو روپیہ کا انعام جیتا۔ اب ۱۹۳۳ء میں بھی سیٹھ صاحب کو چیلنج دیا تھا کہ میں رقم وغیرہ لینے کو تیار نہیں۔ اگر میں قسم اٹھا کر صحیح و سالم رہوں۔ تو آپ کو میرا مرید ہو جانا چاہیئے۔ مگر وہ اس طرف نہ آئے۔ اس لئے آپ کو بھی اب میں یہی کہتا ہوں کہ وہ انہیں اس شرط کی طرف لائیں۔ کیونکہ اگر میں قسم اٹھا کر رقم لے بھی لوں تو وہ لوگ جو بڑے پالیسی باز ہیں یوں کہنا شروع کر دیں گے کہ یہ مولوی لوگ رقم کے پیچھے سب کچھ کر گذرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ مولانا! آپ کی یہ پوزیشن بالکل بجا اور درست ہے۔ مگر افسوس مجھے پہلی ملاقات میں یوں فرمایا ہوتا۔ اب تو ایک دفعہ اپنے ہاتھ کاٹ کر دے چکے ہیں۔ اس لئے اب اس پوزیشن میں آنا ہمارے اپنے بس کا نہیں۔ سو اب تو اس طعن اور خدشہ سے بچنے اور اپنے اخلاص کو دکھانے کے لئے صرف یہی ایک راہ ہے۔ کہ جو رقم آپ کو ملے وہ بھی اور جو دو ہزار روپیہ مجھے ملنا تھا وہ بھی جلسہ عام میں ہی [illegible] کے لئے وقف کر دی جائے۔ اسی کشمکش میں وہ مولویوں کے کیچڑ سے بھرا ہوا ڈھنڈورا ابھی نہ پیٹ سکیں گے۔ چنانچہ دو تین ہی دفعہ ادھر ادھر کے بعد مولوی صاحب مان گئے کہ اچھا میں بدستور انہی شرطوں پر آپ کو مطمئن کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر حلف یہاں عیدگاہ امرتسر میں ہی ہوگا۔ بے شک وہ اپنا جلسہ وغیرہ کر کے جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔ میں اس کا اعلان اپنے اخبار اہلحدیث میں کر دوں گا۔ ایک پرچہ آپ کے نام ارسال کر دیا جائے گا۔ پھر آپ یہاں آ کر سارا کام اپنی موجودگی میں طے کر لیں۔ چنانچہ میرا پتہ وغیرہ نوٹ کر لیا گیا۔

عبداللہ معمار کا دخل در معقولات

آج کی مجلس میں معمار صاحب بھی موجود تھے۔ معمار صاحب دخل در معقولات دینے لگے تو میں نے انہیں در خور اعتنا نہ سمجھتے ہوئے اپنا سلسلہ کلام مولوی صاحب سے جاری رکھا۔ اس پر مولوی صاحب نے معمار صاحب سے میرا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ یہ معمار صاحب ہیں جو محمدیہ پاکٹ بک کے مصنف ہیں۔ مگر چونکہ معمار صاحب مجھے اور باتوں کی طرف لے جا کر (مثلاً وہ ثابت کریں کہ مرزا صاحب ایک سچا انسان ہی نہیں۔ چہ جائیکہ وہ نبی ہوں۔ میں انعام رکھتا ہوں وغیرہ) اصل موضوع سے دور لے جانا چاہتے تھے۔ اس لئے میں ان کی طرف بھی متوجہ نہ ہوا۔

میری عدم توجہگی کے باعث میر معمار صاحب مولوی صاحب سے مخاطب ہوئے۔ اور کہا کہ ہم ہرگز قسم نہیں اٹھائیں گے۔ اگر خدانخواستہ آپ فوت ہو گئے تو بعد میں ہمیں مصیبت پڑ جائے گی۔ اور ہماری جیتی ہوئی بازی ہر جائیگی۔ لیکن میں نے کہا ہم بھی دعائیں کریں گے اور اگر یہ کوئی قاعدہ ہے اور ہم سچے ہیں تو خداوند کریم پھر بھی ہمیں ضرور کامیاب کرے گا۔ جیسا کہ پیشتر ازیں کامیاب کر چکا ہے۔ کیا سابقہ کامیابی کوئی اتفاقیہ کامیابی تھی؟ اس موضوع پر کافی لے دے ہوئی۔ آخر مولوی صاحب نے فرمایا۔ خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو میں اس شخص کو ضرور مطمئن کر دوں گا۔ اور ضرور ان کی خاطر حلف اٹھاؤں گا۔ جس پر معمار صاحب تو خاموش ہو گئے۔ اور بندہ مولوی صاحب کا شکر گذار ہو کر رخصت ہوا (باقی)

درخواستہائے دعا

(۱) میٹرک کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے (۲) ڈاکٹر نذیر احمد صاحب عدیس ابابا میں سخت بیمار ہیں (۳) محمد عبداللہ صاحب حلوائی کا بچہ بیمار ہے (۴) صوبے خان صاحب نمبردار چک ۱۶۳ ملتان ملازمت میں ترقی کے خواہاں ہیں (۵) سید گلزار احمد صاحب کھرڑ ضلع انبالہ بعارضہ خنازیر و میعادی بخار عرصہ سے بیمار ہیں (۶) چوہدری محمد حسین صاحب چک جھوٹ اختلاج قلب سے بیمار ہیں۔ (۷) عبدالسمیع صاحب بخشی اسلام آباد سندھ امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۸) اہلیہ صاحبہ منشی عبداللطیف صاحب مرحوم سخت بیمار ہیں (۹) محمد یوسف صاحب کا چھوٹا بھائی بیمار ہے (۱۰) چوہدری دوست محمد صاحب امیر جماعت ہوشیارپور کا بچہ سخت بیمار ہے۔ (۱۱) غلام محمد صاحب شاہدرہ کی آنکھ بیمار ہے (۱۲) صاحبزادہ عبدالکریم کی والدہ اور چچی بیمار ہیں (۱۳) عبدالغفور خان صاحب بہت مشکلات میں ہیں (۱۴) چوہدری محمد حسین صاحب کا ماموں طالب پور سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

عمر بھر کا روگ دور کرنے والی لاثانی دوا

ہمدرد نسواں

یہ بے مثل دوا اسم بامسمیٰ ہے عورتوں کے حق میں اس کی سب سے بڑی ہمدردی یہی ہے۔ کہ یہ بفضلہ اٹھرا جیسے موذی مرض سے کامل نجات دلاتی ہے۔ اور کیوں نہ دلائے جب کہ اس کو خاص حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کے تحریر فرمودہ نسخے کے عین مطابق نہائیت اہتمام سے تیار کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ دوا نہیں۔ بلکہ بے چراغ گھروں کا نور اور زخم خوردہ ماؤں کے دل کا سرور ہے۔ حمل کا گر جانا۔ مردہ بچوں کا پیدا ہونا۔ یا بچوں کا بعد پیدائش بخش۔ ام الصبیان اور سوکھے جیسی بیماریوں کا شکار ہو کر بیمار دیدنیا بچوں کا نامکمل خلقت یا حد درجہ لاغری کی حالت میں پیدا ہو کر جلد مر جانا وغیرہ وہ عوارض ہیں۔ کہ جن کے حق میں یہ دوا سم قاتل ہے۔ اور ان عوارض کی دشمن ہوتے ہوئے ہمدرد نسواں کے نام سے مشہور ہے۔ خالص ترین مفردات سے تیار کی گئی ہے۔ اس لئے حد درجہ زود اثر ہے۔ قیمت مکمل کورس عہ/۲۰ فی تولہ دو روپیہ عہ/ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

دنیا کے تمام ڈاکٹروں اور اطبا کا

متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے۔ کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے اگر آپکو صحت اور تندرستی کا خیال ہے تو طبیہ عجائب گھر قادیان کا منجن لاجواب استعمال کیجئے۔ اسکا استعمال مریض اور تندرست دونوں کیلئے مفید ہے۔ اسکا باقاعدہ استعمال آپکو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور آپکے دانت موتیوں کی طرح سفید اور چمکدار ہو جائیں گے اس میں نہائت بیش قیمت زود اثر اجزاء شامل ہیں!

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

ایک نہائت نفع مند کام

پرلیبن مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے۔ اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی ان ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرلیبن مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

ضروری خبریں

خان افتخار حسین آف ممدوٹ سیکیورٹی کونسل سے مستعفی ہوگئے

لاہور ۱۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ خان افتخار حسین آف ممدوٹ نے پنجاب سیکیورٹی کونسل کی رکنیت سے استعفٰی دیدیا ہے۔ واضح رہے کہ مسلمانان پنجاب کا مطالبہ یہ تھا کہ اس کونسل میں مسلمانوں کو پچاس فیصدی نیابت دی جائے۔ اور مسلمانوں پر ناواجب سختی بند کی جائے۔ چونکہ یہ مطالبات تسلیم نہیں کئے گئے۔ اس لئے خان افتخار حسین خاں نے گورنر پنجاب کو لکھ دیا ہے کہ وہ اس کونسل کا رکن رہنا پسند نہیں کرتے۔

بلوچی سرداروں کو خریدنے کی ناکام کوشش

نواب محمد خان کا انکشاف

کوئٹہ ۱۰ جولائی۔ نواب محمد خاں جوگے زئی نے جو بلوچستان کی طرف سے دستور ساز اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے پریس کو ایک اخباری بیان دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے تمام پٹھان اور بلوچی سرداروں نے متفقہ طور پر پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کانگرس نے ہمارے درمیان تشتت و افتراق کی کیفیت پیدا کرنے کے لئے بہت کوشش کی۔ مگر اسے کامیابی نصیب نہ ہو سکی۔ آزاد بلوچستان کا ڈھونگ کھڑا کیا گیا۔ اور کروڑوں روپے پیش کئے گئے۔ لیکن خدا نے ہم کو اس جال میں پھنسنے سے بچا لیا۔ اسی قسم کی سازش صوبہ سرحد میں کی گئی ہے۔ میں اپنے سرحدی بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس جال میں نہ پھنسیں!

عربی علوم کی تحصیل کیلئے نئے انتظامات

حیدر آباد (دکن) ۱۰ جولائی۔ آل انڈیا عربک سوسائٹی کی مجلس نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ چند قابل ترین طلباء کا انتخاب کر کے ان کو عربی کی اعلےٰ تعلیم کے واسطے انجمن کے خرچ پر قاہرہ کی یونیورسٹی الازہر بھیجا جائے نیز یہ بھی قرار پایا ہے کہ علیگڑھ حیدرآباد اور کراچی میں عربی کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام کرنے کے لئے مصر سے بعض اساتذہ بلوائے جائیں۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی خود بھی حکومت مصر سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

پاکستان کے غیر مسلموں کی حفاظت کا سوال؟

"خوش فہمی کو بالائے طاق رکھ دینا چاہیئے"

بمبئی ۱۰ جولائی "نوائے وقت" کو معلوم ہوا ہے کہ سر کاؤس جی جہانگیر ہال بمبئی میں تقریر کرتے ہوئے سندھ کانگرس کمیٹی کے صدر ڈاکٹر چوئتھ رام گڈوانی نے ہندوستان کی حکومت اور عوام کو جتلایا کہ پاکستان میں رہنے والے دو کروڑ غیر مسلموں کی حفاظت آپ کا فرض ہے۔ اور ضرورت پڑے تو آپ کو اس کیلئے جنگ کرنی چاہیئے۔ مسٹر گڈوانی نے کہا کہ آزادی کی اس گھڑی میں خوش فہمی کو بالائے طاق رکھ کر بڑے چوکس اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے۔ برطانوی اعلان کو منظور کر لینے سے یہ نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ مسئلہ ہمیشہ کیلئے طے ہو گیا ہے بلکہ یہ آئندہ جارحانہ کارروائی کے لئے ابتدائی قدم ہے۔ صوبائی کانگرس کمیٹی کے صدر مسٹر پٹیل نے اپنی تقریر کے دوران میں کہا کہ اگر یہ امن گفت و شنید اور باہمی مفاہمت سے ہمارا مقصد حاصل نہ ہوا تو ہندوستان کے غیر مسلموں کو انتقامی کارروائی اختیار کرنی پڑے گی۔

پاکستان کے گورنر جنرل مسٹر جناح ہوں گے

برطانوی وزیر اعظم کا اعلان

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ حکومت ہند کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ برطانوی وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۱۵ اگست کو انتقال اختیارات کے بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہندوستان کے۔ اور مسٹر جناح پاکستان کے گورنر جنرل ہوں گے۔ نیز یہ کہ مسلم لیگ نے منظور کر لیا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن پاکستان اور ہندوستان کی مشترکہ ڈیفنس کونسل کے صدر ہیں۔ یہ کونسل اس وقت تک مسلح فوجوں کی مرکزی تنظیم کی ذمہ دار رہے گی۔ جب تک کہ ہندوستان اور پاکستان کی حکومتیں اپنی اپنی فوجوں کے انتظام کے قابل نہیں ہو جاتیں۔ آپ نے مزید اعلان کیا کہ ۱۵ اگست کے بعد سے برطانوی افواج کو نکالنے کا کام فوراً شروع کر دیا جائے گا امید ہے یہ کام اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

قیام پاکستان پر لنڈن میں اظہار مسرت

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر!

لنڈن ۱۰ جولائی۔ کل رات لنڈن کے مسلمانوں نے قیام پاکستان کی خوشی میں بڑے پیمانے پر ایک دعوت کا انتظام کیا۔ مسٹر جناح نے اس تقریب میں دل سے شریک ہونے کے لئے ایک پیغام ارسال کیا۔ جس میں آپ نے کہا کہ تعمیر پاکستان کا اصل کام ابھی باقی ہے۔ مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کی تعمیر میں اپنی پوری طاقت اور ہمت صرف کر دیں۔

اس تقریب میں مسلم ممالک کے سفیر اور وزراء کے علاوہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی شریک ہوئے مسلم سفیروں نے اپنے اپنے ملک کی طرف سے قیام پاکستان پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور ہندوستان کے مسلمانوں کو مبارکباد پیش کی۔

سعودی عرب کے وزیر شیخ حافظ وہاب نے کہا کہ پاکستان کے حصول پر خوشیاں مناتے ہیں ہم کو انڈین یونین کے بھائیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتیں ہندوستان کے تمام باشندوں کی خوشحالی اور بہتری کیلئے ہمیشہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتی رہیں گی۔

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں ایسا ماحول پیدا کیا جائیگا کہ جس سے ہر شخص بلا تفریق و امتیاز اپنے آپ کو محفوظ خیال کریگا۔ اور دستور اس طور پر ترتیب دیا جائے گا کہ غیر مسلموں کے لئے بھی خوف کھانے کی کوئی وجہ نہ رہے گی اور وہ بے خوف زندگی بسر کر سکیں گے۔

سلہٹ کا پاکستان میں شامل ہونا یقینی ہے

سلہٹ ۱۰ جولائی۔ سلہٹ میں دو دن کے متواتر پولنگ کے بعد استصواب رائے کی مہم ختم ہو گئی۔ لیگی حلقوں کا خیال ہے کہ سلہٹ کا پاکستان میں شامل ہونا یقینی ہے مسلم ووٹوں میں سے ۹۰ فیصدی لوگوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دئیے۔ اس کے علاوہ بہت سے اچھوتوں نے پاکستان کے ہی حق میں ووٹ ڈالے ہیں۔

صدر حدود کمیشن کی لیڈروں سے ملاقات

نئی دہلی ۱۰ جولائی۔ کل سر سائیرل ریڈکلف صدر حدود کمیشن اور لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سر جارج سپینسر نے مسٹر جناح سے ملاقات کی۔ پنڈت جواہر لال نہرو سے بھی صدر حدود کمیشن کی ملاقات ہوئی۔ آج وہ ملاقاتوں کے سلسلے میں کلکتہ روانہ ہو رہے ہیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے استصواب رائے کا نتیجہ

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۱۰ جولائی۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی شمالی تحصیل میں آراء شماری سیشنز سب جج کی عدالت میں خوجی تکمہ ان کے ماتحت کل شروع ہو کر آج ختم ہو گئی۔ کل ۷۹۴۹ ووٹس پڑے۔ جن میں سے پاکستان کے حق میں ۷۹۱۰ تھے۔ اور ہندوستان کے حق میں صرف ۳۹

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے
قرص مرکب افسنتین
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کا مشہور نسخہ
مندرجہ ذیل عوارض میں اس کا استعمال مفید ہے۔
• ضعف اعصاب • معدہ اور جگر کی خرابی • بھوک کم لگنا۔ نفخ • مریض کا رنگ زرد کدورت مائل ہونا • دائیں پسلیوں کے نیچے بوجھ ہونا۔ معمولی ورزش سے سانس پھول جانا۔ متلی • یرقان • پاخانہ کا رنگ سفید ہونا • پاخانہ کبھی نرم کبھی سخت آنا۔ استسقاء • مالیخولیا • کمزوری و پست ہمتی • نیند نہ آنا • چڑچڑاپن • ضعف قلب • کسی کام کو جی نہ چاہنا وغیرہ وغیرہ
ترکیب استعمال:۔ دو قرص صبح دو قرص شام ہمراہ پانی نوش کریں۔ دس دن کے بعد تین دن ناغہ۔
ھدایات:۔ صبح جاگنا۔ غسل۔ ہوا خوری۔ مراق والے مریض کو غصہ نہ آنے دیں۔ منشی اشیاء سے پرہیز کریں۔ تمباکو سے بھی۔ زود ہضم غذا دیں۔ یخنی۔ دودھ اور سبزیاں خوراک ایک ماہ سو ٹکیہ قیمت چار روپے
اگر اس دوائی سے آپ کو فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی بھیج دیجئے۔ آپ کی رقم آپ کو واپس کر دی جائیگی یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔
"آپ کی بیش بہا ملکیت آپکی آنکھیں" نامی رسالہ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان سے مفت منگوائیں۔ انشاءاللہ اس سے آپکو فائدہ ہوگا۔
شہد خالص ۲½ روپے سیر
دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان سے طلب فرمائیں